128856 - نصرانی ہوتے ہوئے روزہ ركھنا

سوال

ہماری بستی میں ایك عیسائی شخص ہے جو رمضان المبارك كے روزے ركھتا ہے، لیكن نماز ادا نہیں كرتا، تو كیا اس كا روزہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" یہ عیسائی جو روزے ركھتا ہے اور نماز ادا نہیں كرتا اس كے معاملہ كو دیكھا جائیگا اور اسے اسلام كی دعوت دی جائیگی، كیونكہ دین اسلام میں داخل ہوئے بغیر اسے روزہ كوئی فائدہ نہیں دیگا؛ كیونكہ كفر سب اعمال كو باطل كر ركھ دیتا ہے جیسا كہ اللہ عزوجل كا فرمان ہے:

اور جو كوئی ایمان كے ساتھ كفر كرے تو اس كے اعمال ضائع ہو گئے، اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا المآئدۃ (5).

اور اللہ رب العزت كا فرمان ہے:

اور اگر وہ شرك كریں تو جو وہ عمل كرتے رہے سب ضائع ہو جائیں گے الانعام (88).

اس لیے سب سے قبل تو وہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كی تصدیق كرے اور اسلام میں داخل ہو جائے، اگر وہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا اور اسلام میں داخل ہو جاتا ہے تو پھر اس سے نماز روزے كی پابندی اور زكاۃ اور حج كی ادائیگی كا مطالبہ كیا جائیگا.

لیكن عیسائی رہتے ہوئے نماز روزے كی پابندی كرنا صحیح نہیں، كیونكہ اس كے كفر پر ہونے كی وجہ سے نماز بھی باطل ہے اور روزہ بھی باطل ہوگا، اور اسے كوئی فائدہ نہیں دیگا.

كیونكہ ان عبادات كی شرط میں اسلام قبول كرنا داخل ہے اس لیے اگر وہ غیر مسلم ہونے كی حالت میں نماز روزہ كی پابندی كرتا ہے تو غیر مسلم كی عبادت باطل ہے.

لہذا جو مسلمان بھائی اس كے قریب رہتے ہیں اور اس سے تعلق ركھتے ہیں وہ اسے نصیحت كریں، اور اسلام كی

راہنمائی کریں، اور دعوت دیں، اور یہ بات اسے سمجھائیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنا اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم حقیقتا لوگوں کی جانب اللہ کے سچے رسول ہیں، اور جنوں کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں.

اور اسے چاہیے کہ وہ دین اسلام کا التزام کرتے ہوئے خالصتا اللہ کی عبادت کرے، اور عیسائی جس عقیدہ اور منہج پر ہیں اس کو چھوڑ دے، کہ مسیح علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، یا پھر وہ تینوں میں تیسرے ہیں.

اس عیسائی کو یہ قول ترك کرنا ہوگا، اور اس کے بعد وہ اللہ وحدہ لا شریك پر ایمان لائے، اور یہ عقیدہ رکھے کہ عیسی علیہ السلام مریم کے بیٹے اور اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ کا کوئی بیٹا نہیں؛ اللہ سبحانہ و تعالی اس سے مبرا ہے، اور بہت بڑا ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کے لیے نہ تو کوئی بیوی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی ایك ہے، اللہ تعالی بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، اور نہ ہی وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے.

چنانچہ جب وہ عیسائیوں کا عقیدہ چھوڑ دے، اور یہ قبیح قول کہنے سے باز آ جائے، اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتا ہوا ان پر ایمان لے آئے، اور جو آپ لے کر آئے ہیں اس کی تصدیق کرے، اور دین اسلام کا التزام کرنے لگے: تو یہ شخص مسلمان ہوگا، اور اسے بھی وہی حق حاصل ہونگے جو مسلمانوں کے ہیں.

اور اسے نماز و روزہ کی پابندی کرنا ہوگی، اور اگر مال ہو تو اسے زکاۃ ادا کرنا ہوگی، اور استطاعت ہونے پر بیت اللہ کا حج کرنا ہوگا، سارے مسلمان بھی اسی طرح ہیں " انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ.